REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ

یوم چہار شنبہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،

فی پرچہ ۱ آنہ

۶ شوال ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۱۱ وفا ۱۳۳۰ ہش - ۱۱ جولائی ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۵۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ جولائی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

پاکستان کی برطانیہ کو برآمد میں اضافہ

لندن ۱۰ جولائی۔ امسال پاکستان نے برطانیہ کو جتنا مال برآمد کیا۔ وہ ۱۹۴۹ء کے مقابلے میں ۶ کروڑ زیادہ کی مالیت کا تھا۔ ۱۹۵۰ء میں برطانیہ کی دولت مشترکہ کے ملکوں سے درآمد میں عام طور پر ۴۳٪ کا اضافہ ہوا سوائے ملایا کے جس کی برآمد میں ۱۳۶٪ کا اضافہ ہوا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"اسکی عادات اپنے فضائل میں یکتا ہیں۔ وہ تمام جہان کے زیرکوں سے فائق ہے۔ کیا تجھے تعجب ہے۔ وہ تمام جہان کا چوپان بنا اور اس نے اپنے دوستوں کو شیر شیریں پلایا۔ وہ معمولی چوپانوں کی طرح نہیں ہے۔ جو بکریاں چراتے اور دوہتے ہیں۔ اصل تقویٰ آپ ہی کی اتباع میں ہے۔ اور ہر ایک دور اسکی ہدایت کے ذریعہ سے قریب ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی پانی اپنے مزہ میں شہد کی طرح بھی ہوتا۔ تو بخدا مصطفیٰ کا سمندر اس سے زیادہ شیریں ثابت ہوتا۔"

(ترجمہ از کرامات الصادقین)

ایران نے برطانی بنکوں سے اپنا ایک کروڑ ساٹھ لاکھ سٹرلنگ نکالنے کا فیصلہ کرلیا

طہران ۱۰ جولائی۔ کل ایرانی کابینہ نے اپنے خاص اجلاس میں فیصلہ کیا۔ کہ ایران کا جو ایک کروڑ ۶۰ لاکھ سٹرلنگ برطانی بنکوں میں پڑا ہے۔ وہ نکلوا لیا جائے۔ یہ فیصلہ مالی مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ کیونکہ مارچ سے اسے تیل کے معاوضہ کا حصہ نہیں ملا۔ اس کے علاوہ جلد ہی ایک فنڈ تیار کرنے کے لئے حکومت نے ایک بلاسود قرضہ حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے متعلق بل چند ہی دنوں تک مجلس کے روبرو پیش کر دیا جائے گا۔

آج سید ابو القاسم کاشانی نے ایک بیان میں کہا کہ تیل کو قومیانے کے سلسلے میں ساری ایرانی قوم کا ایکا ہے اور مجھے امید ہے کہ ہم کسی بیرونی امداد کے بغیر ہی تیل کی پیداوار کو جاری رکھ سکیں گے۔ آپ نے کہا ایرانی قوم کی بیداری اور بین الاقوامی حالات کے پیش نظر میں کہہ سکتا ہوں کہ کوئی ملک ایران پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ برطانیہ جو پچھلے چالیس سال سے ایران کے داخلی امور میں دخل انداز ہو رہا ہے۔ ایران کی موجودہ سیاسی اقتصادی اور اخلاقی بدحالی اسی کا نتیجہ ہے۔ آپ نے برطانیہ کی اس بات کی تردید کی۔ کہ تیل کے اس مسئلے میں روس کا بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق ہے۔ آپ نے بیان کے آخر میں کہا۔ اگر برطانیہ نے طاقت کے بل پر کوئی اقدام کیا۔ تو عالمگیر جنگ چھڑ جائیگی۔

طہران — ایران پولیس نے کمپنی کے مختلف دفتروں پر چھاپے مار کر جو کاغذات حاصل کئے ہیں۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر مصدق نے مجلس کو ایک پیغام میں بتایا ہے کہ ان کی بنا پر کمپنی کے اطلاعات کے افسر اعلیٰ مسٹر سلیس کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا گیا ہے۔

گراہم عبد اللہ ملاقات

سری نگر ۱۰ جولائی۔ آج اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم نے شیخ عبد اللہ سے ایک اور غیر رسمی ملاقات مسئلہ کشمیر کے متعلق کی۔ واضح رہے کہ ایک طرف تو ڈاکٹر گراہم اس گتھی کو سلجھانے کی کوشش میں ہیں۔ اور دوسری طرف اسے مزید الجھانے کے لئے شیخ عبد اللہ کی حکومت نام نہاد آئین ساز اسمبلی کے انتخابات سے متعلق انتظامات جلد از جلد کر رہی ہے۔ حلقہ بندی کی کمیٹیاں قائم ہو چکی ہیں۔ اور آئندہ ۱۸ دن کے اندر اندر ووٹروں کی فہرستوں کو آخری شکل دے دی جائیگی۔

سرحد میں تمباکو خشک کرنے کا کارخانہ

پشاور ۱۰ جولائی۔ آج یہاں سے ۳۲ میل کے فاصلے پر اکوڑہ خٹک کے مقام پر وزیر اعلیٰ سرحد خان عبد القیوم خان نے ایک تمباکو خشک کرنے اور تمباکو بنانے کے کارخانے کا افتتاح کیا۔ یہ کارخانہ ایک نجی کمپنی نے قائم کیا ہے۔ اور اپنی نوعیت کا پاکستان بھر میں پہلا کارخانہ ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ سرحد میں جلد ہی سگریٹ سازی کا بڑا کارخانہ بھی قائم ہو جائے گا۔

غلام محمد کا عزم کراچی

لندن ۱۰ جولائی۔ پاکستان کے سٹرلنگ تتمّوں کی ادائیگی کے متعلق برطانیہ سے نیا سمجھوتہ کرنے کے بعد پاکستان کے وزیر خزانہ آج کراچی کے لئے روانہ ہو گئے۔ آپ قاہرہ اور بغداد کے راستے سے آئیں گے۔ اور قاہرہ میں مصری وزیر خارجہ مسٹر صلاح الدین سے ملاقات کریں گے۔ سٹرلنگ تتمّوں سے متعلقہ وفد کے ایک اور رکن مسٹر زاہد حسین ابھی دس دن تک لندن میں قیام کریں گے۔ آپ اس عرصہ میں برطانی بنکوں کے افسروں اور تجارت و مالی امور کے برطانی افسروں سے ملاقاتیں کریں گے۔

متارکۂ جنگ سے متعلق پہلا اجلاس ختم

موان سان ۱۰ جولائی۔ آج کیسانگ میں کوریائی جنگ کو ختم کرنے کے لئے عارضی صلح کی بات چیت کے لئے جو کانفرنس کمیونسٹوں اور اقوام متحدہ کے فوجی افسروں میں شروع ہے۔ اس کا پہلا اجلاس آج ختم ہو گیا۔ دو نشستوں میں چار گھنٹے تک بات چیت ہوئی۔ اقوام متحدہ کے وفد کے لیڈر وائس ایڈمرل چارلس جوائے نے اجلاس کے شروع میں بتایا کہ اس کانفرنس میں وہ کسی سیاسی یا معاشی امور پر بات نہیں کریں گے۔ بلکہ خاص فوجی امور زیر بحث لائے جائیں گے۔ اور وہ بھی صرف وہ جن کا براہ راست جنگ کوریا سے تعلق ہے۔ کمیونسٹ نمائندوں نے یہ بات ماننے سے انکار کر دیا۔ کہ موان سان کیسانگ اور اون جانگ کے ۱۰ میل کے علاقہ کو کوریڈور تصور کر لیا جائے۔ اقوام متحدہ کے نمائندوں نے کہا۔ کہ جب تک جنگ کوریا کو بند کرنے کے متعلق ایسا باقاعدہ سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ کہ پھر جنگ کا امکان نہ رہے۔ اقوام متحدہ کی فوجیں جنگ برابر جاری رکھیں گی۔

نزدیک و دور سے — ۱۰ جولائی

قاہرہ — مصری سینیٹ نے کل صدر ٹرومین کے چوتھے نقطے کے پروگرام کے تحت امریکی امداد حاصل کرنا منظور کر دی۔ ایوان نمائندگان پہلے ہی اسکی منظوری دے چکا ہے۔ صرف سینیٹ کے دو ارکان نے مخالفت کی اور کہا کہ اس سے مصر مغربی طاقتوں کے بلاک میں چلا جائے گا۔

لندن — برطانی کروزر ماریشس کل بصرہ روانہ ہو جائے گا۔ اور اس کی جگہ پورا ئیکس کے آنے تک ایک چھوٹا جنگی جہاز آبادان میں کھڑا رہے گا۔

بنکاک — تھائی لینڈ نے اپنی برما اور ہند چینی کی طرف کی سرحدیں بند کر دی ہیں۔ لیکن چین کی جانب کی سرحد ابھی تک کھلی ہے۔

واشنگٹن — کراچی کے روزنامہ جنگ کے منیجنگ ایڈیٹر مسٹر خلیل الرحمٰن کو جو آج کل امریکہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ کل نیو آرلینز کے شہر کا شہری بنا دیا گیا۔ آپ کو انٹرنیشنل ہاؤس کا رکن بھی بنا لیا گیا۔

کراچی — پاکستان کے روزگار مہیا کرنے والے دفاتر نے ماہ مئی میں ۲۵ ہزار سے زائد مردوں اور ۳۰ عورتوں کو روزگار دلائے۔

آبادان — سابق اینگلو ایرانی آئل کمپنی کا ایک ہوائی جہاز آج آبادان کے تیل کے علاقے میں گر کر نذر آتش ہو گیا۔ اور اس کے تمام مسافر ہلاک ہو گئے۔

ٹوکیو — جنرل رجوے کے اعلان کے مطابق اقوام متحدہ کے ۱۶ اخبار نویسوں کو کیسانگ میں بھیجنے کا ارادہ ترک کر دیا گیا ہے۔ یہ اقدام اس لئے اٹھایا گیا ہے۔ تاکہ صلح کی بات چیت میں کوئی روک پیدا نہ ہو جائے۔

لندن — خبر آئی ہے۔ کہ آئندہ چند دنوں کے اندر اندر مزید ۱۵۰ برطانی کاریگروں کو آبادان سے نکال لیا جائے گا۔

نئی دہلی — آل انڈیا ریلوے ملازمین کی فیڈریشن نے ایک روز کی ہڑتال کا جو فیصلہ کیا ہے۔ آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگرس نے اسکی تائید کی ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ نے انہدام مسجد احمدیہ سمندری کے متعلق احتجاج کی قرارداد پاس کر کے اس کی ایک کاپی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی ارسال کی تھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرارداد ملاحظہ فرما کر جماعت چونڈہ کو مندرجہ ذیل جواب رقم فرمایا:۔

"اگر ان ریزولیوشنوں کی جگہ آپ لوگ نمازوں سچائی اور نیک معاملگی اور تبلیغ میں چست ہوں تو بہت فائدہ ہو۔ ان ریزولیوشنوں کا حکومت پر کوئی بھی اثر نہیں۔ کیونکہ آپ تھوڑے ہیں۔"

مبلغ صاحبان دعوت و تبلیغ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

بتاریخ ۱۲ر اپریل سنہ ۵۱ء جملہ انچارج مبلغین صاحبان کو لکھا گیا تھا۔ کہ وہ جس جماعت میں انجمن کے کام کے سلسلہ میں جائیں۔ اگر وہاں پر پہلے سے مجلس انصار اللہ نہ بنی ہو۔ تو حسب قواعد و ضوابط انصار اللہ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کو تحریک کر کے مجالس انصار اللہ قائم کروا کر میرے دفتر کے ذریعہ مرکزیہ مجلس انصار اللہ کے لئے رپورٹ بھجواتے رہیں۔ لیکن ابھی تک ان کی رپورٹ اس بارے میں میرے دفتر میں نہیں پہنچی۔

اسی طرح دیہاتی مبلغین کو بھی قیام مجالس کے بارے میں سرکلر چٹھی معہ قواعد و ضوابط انصار اللہ ربوہ میں دستی بتاریخ ۸ر جون سنہ ۵۱ء کو دی گئی تھیں۔ ان کی بھی ابھی کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ لہٰذا جملہ مبلغین صاحبان کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ اس بارے میں جو کچھ انہوں نے کام کیا ہے۔ یا آئندہ کریں۔ اس کی بابت جلد رپورٹ میرے دفتر کے ذریعہ مرکزیہ مجلس انصار اللہ کے لئے بھجوا دیں اور آئندہ بھجواتے رہیں۔ تاکید ہے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

خطاب بہ ذاتِ باری

تم نظر آتے ہو ہر ذرہ میں غائب بھی ہو تم
سب خطاؤں سے بھی تم پاک ہو تائب[1] بھی ہو تم

فہم سے بالا بھی ہو فہم مجسم بھی ہو
عام سے عام بھی ہو سرِّ غائب[2] بھی ہو تم

تم ہی آقا ہو مرے تم ہی مرے مالک ہو
میرے ساحاتِ غم و رنج میں نائب بھی ہو تم

غیر کی نصرت و تائید سے ہو مستغنی
اور پھر صاحبِ اجناد[3] و کتائب[4] بھی ہو تم

منبعِ خلق تمہی ہو مرے خالق باری
صُلب[5] بھی تم ہو مری جان ترائب[6] بھی ہو تم

[1] گنہگار بندوں کی طرف رجوع کرنے والا [2] مشکل سے سمجھ میں آنیوالی باتیں [3] لشکر [4] لشکر [5، 6] پیٹھ اور سینہ کی درمیانی ہڈی۔ قرآن کریم کے مطابق پیدائش انہی کے درمیان سے ہوتی ہے۔

خطاب بہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم

اے شاہِ معالی آ بھی جا
اے ضوءِ[1] لآلی[2] آ بھی جا

اے شانِ جلالی آ بھی جا
اے روحِ جمالی آ بھی جا

تو میرے دل میں دل تجھ میں
قصدیُ[3] و مُنی لی آ بھی جا

دشمن نے گھیرا ہے مجھ کو
صبری[4] و بسالی آ بھی جا

سب کام مرے تجھ بن اے جاں
ہیں لطف سے خالی آ بھی جا

[1] روشنی [2] موتی (جمع) [3] مطلوب [4] شجاعت

قابلِ توجہ امراء جماعت ہائے احمدیہ

قبل ازیں الفضل مورخہ ۱۰ر مئی ۱۹۵۱ء میں جملہ امراء جماعت ہائے احمدیہ کو ہدایت کی گئی تھی۔ کہ اپنی کارگزاری کی ماہوار رپورٹ ہر ماہ کے ابتدائی ہفتہ میں دفتر نظارت علیا میں ارسال کیا کریں۔ اس اعلان کی تعمیل میں اس وقت تک صرف تین امراء کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ بقیہ امراء کی طرف سے اب تک خاموشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ماہ اپریل کی رپورٹ ۲۰ مئی تک آ جانی چاہیئے تھی۔ جواب تک موصول نہیں ہوئی۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہٰذا دوبارہ امراء جماعت ہائے احمدیہ کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ ۱۵ر جولائی تک اپریل اور مئی کی رپورٹ نظارت علیا میں ارسال فرماویں تا جماعتوں کی حالت کا اندازہ کیا جا سکے۔
(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ضروری اعلان

موصیہ شریفاں بی بی صاحبہ زوجہ غلام قادر صاحب وصیت ۸۲۱۵ سابقہ سکونت دارالبرکات قادیان کے متعلق مجلس کارپرداز نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بوجہ عدم پتہ داخل دفتر کی جاتی ہے۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

اعلان معافی

مولوی عبدالوہاب صاحب اور ان کے والد صاحب چوہدری عصمت اللہ صاحب ساکن گوڑہ جٹاں ضلع گجرات کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ دارالقضاء بمنظوری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی چونکہ انہوں نے فیصلہ دارالقضاء کی تعمیل کر دی ہے۔ اسی لئے بمنظوری حضور ایدہ اللہ معافی کا اعلان کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔
(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست ہائے دعا

ایک سرکاری لاری کے حادثہ میں ملٹری کے بعض احمدی نوجوان زخمی ہو گئے ہیں۔ (۱) قاضی عبدالہادی احمدی خلف قاضی عبدالخالق صاحب احمدی ساکن ایبٹ آباد کا بایاں بازو کلائی پاس ٹوٹ گیا ہے۔ دائیں ہاتھ کی دوسری انگلی زخمی ہے۔ (۲) قاضی بشیر احمد احمدی خلف قاضی محمد یوسف احمدی ساکن ہوتی ضلع مردان کا بایاں بازو کلائی کے قریب کہنی پر زخم ہے۔ سینہ میں دو پسلیوں کو ضرب شدید ہے۔ عام حالت اچھی ہے۔ (۳) عبدالرب احمدی خلف مولوی عبداللہ جان صاحب نیازی ساکن پشاور کو خفیف چوٹ آئی۔ احباب ان سب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(قاضی محمد یوسف احمدی از ہوتی ضلع مردان)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۵۱ء

مغرب میں مبلغ اسلام کیلئے بنیادی مشکلات

(۲)

کل ہم نے ان کالموں میں بتایا تھا کہ ایک مبلغ اسلام کے لئے مغربی ممالک میں جہاں عیسائیت اور الحاد ساتھ ساتھ چل رہے ہیں بنیادی مشکلات کیا ہیں۔ ایک طرف تو عیسائیت کے علمبرداروں نے اسلام اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ کے متعلق عوام کے دلوں میں ایسی نفرت پیدا کردی ہوئی ہے کہ وہ نہ صرف اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں کسی نیکی کی امید ہی نہیں رکھتے۔ بلکہ انہیں نیکی کے بالکل الٹ سمجھتے ہیں۔ پادریوں نے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ایسے ایسے الزامات لگائے ہیں کہ کوئی شریف انسان ان کو سن بھی نہیں سکتا۔

جیسا کہ ہم نے کل عرض کیا تھا بعض مستشرقین نے واقعی پادریوں کے اس شنیع پروپیگنڈا کی کچھ حد تک قلعی کھولی ہے۔ لیکن ان میں سے بھی اکثر نے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات کو اجاگر نہیں ہونے دیا۔ اور جہاں وہ مجبور ہو جاتے ہیں کہ آپ کی تعریف کریں۔ ساتھ ہی کنایۃً زبان میں کچھ ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں کہ تمام تعریف پر پانی پھر جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے ان کا طریق کار یہ ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو مکی اور مدنی دو حصوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ اور پھر اس کے ثبوت کے لئے وہ صدر اول کی تاریخ اور قرآن کریم کی اندرونی شہادت پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور آخر میں مسئلہ جہاد اور مسلمانوں کی سیاسی کشمکش سے نظائر پیش کر کے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ "اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے"۔

افسوس یہ ہے کہ ان مستشرقین کو اپنے اس نظریہ کو ثابت کرنے میں۔ خود بعض سیاسی ملاؤں نے پوری پوری مدد کی ہے۔ اول تو اسلامی تاریخ لکھی ہی اس طرح گئی ہے کہ ہر جابر سے جابر اور ہر غیر اسلامی سے غیر اسلامی بادشاہ یا حاکم کے کارناموں کو مذہبی رنگ دے دیا گیا ہے۔ اور جو سیاسی جدوجہد وہ محض جوع الارض کے لئے بھی کرتے رہے ہیں۔ ان کو خالص اسلامی جہاد کے رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ درباری علماء جن کو اسلام کی نسبت اپنے حلوے مانڈے کا بہت زیادہ فکر رہتا تھا۔ اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے ان کے ہر فعل کو خواہ وہ کتنا ہی لادینی کیوں نہ ہو۔ قرآن وسنت کی سند سے سہارا دینے کی کوشش کرتے چلے آئے ہیں۔ اس طرح حقیقی جہاد اور غلط جہاد کچھ اس طرح مل جل گئے ہیں کہ جب تک کوئی دقیق نظر عالم دین ان کو علیحدہ علیحدہ کر کے نہ دکھائے۔ ان میں امتیاز کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ مستشرقین کو کیا پڑی ہے۔ کہ وہ محنت شاقہ اٹھائیں ان کی غرض تو بلکہ یہ رہی ہے۔ کہ سیدھے سے سیدھے واقعہ کو بھی الٹ پلٹ کر اسلام کے خلاف شہادت بنائیں۔ چنانچہ انہوں نے ان تاریخی کتابوں کے بل پر جو وقتاً فوقتاً مسلمانوں کے ہر عہد میں لکھی جاتی رہی ہیں۔ اور جن میں لکھنے والوں نے اپنے اپنے آقا کو خوش کرنے کے لئے اس کو خدا جانے کیا کیا بنا کر رکھ دیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کا آقا دین کے لئے تو شاید کچھ بھی نہیں کرتا تھا۔ اور محض جوع الارض کے لئے اور اپنی شوکت قائم کرنے کے لئے دیگر اقوام پر حملہ کرتا تھا۔ علی الاعلان کہہ سکتے ہیں کہ دیکھ لو "اسلام تلوار سے پھیلا ہے"۔

الغرض ان مستشرقین کو اسلام پر یہ الزام لگانے کے لئے زیادہ تکلیف اٹھانا نہیں پڑی۔ اور ان کو آسانی سے مسلمانوں کی تحریروں سے ہی بہت سا ایسا مواد مل گیا ہے۔ جس کو وہ دنیا کے سامنے پیش کر کے بڑے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اسلام میں دراصل کوئی ذاتی خوبی نہیں ہے۔ دنیا کا ایک معتدبہ حصہ محض ان کی تلوار کے ڈر سے مشرف بہ اسلام ہوا ہے۔ اس بنیاد پر مغربی اقوام نے خود مسلمان اقوام کو ایک دوسری سے پھاڑنے کی بھی کوشش کی ہے۔ ہر اسلامی ملک میں انہوں نے مشن قائم کر کے ملک کے عوام کو اپنی پراچین تاریخ کو کریدنے کی طرف راغب کرنے کے لئے طرح طرح کے حیلے اختیار کئے۔ کہیں زبان اور کہیں نسل کا سوال پیدا کیا۔ اور اسلام کو محض عربی غلبہ کے نام سے نامزد کر کے ہر قوم کو اسلام سے بدظن کرنے کی کوشش کی۔ ان میں وسیع پیمانہ پر یہ پروپیگنڈا کیا گیا۔ کہ اسلام ان پر جبر سے مسلط کیا گیا ہے۔ ان کے آباؤ اجداد تلوار کی نوک پر مسلمان بنائے گئے۔ الغرض مغربی اقوام نے اسلام کے خلاف اس ہتھیار کو خوب استعمال کیا۔ اور اب تک کر رہی ہیں۔

یہ تو ہے وہ کام جو مغربی اقوام اس ہتھیار سے لے رہی ہیں۔ بعض حقیقی بہی خواہان اسلام نے جب یہ دیکھا تو انہوں نے اس کی تردید میں مضامین شائع کئے۔ اور کتابیں لکھیں۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے پھیلا ہے۔ انہوں نے صدر اول کی تاریخ اور صدیوں کی اسلامی تاریخ کا چپہ چپہ کریدا اور پھر قرآن وسنت کی شہادت سے ثابت کیا کہ اسلام جبر سے نہیں بلکہ اپنی تعلیم کی خوبیوں کی وجہ سے پھیلا ہے۔ اور اس کو دنیا میں پھیلانے والے بادشاہ اور اہل شمشیر نہیں بلکہ وہ درویش ہیں جو اپنی جانیں ہتھیلیوں پر رکھ کر غیر اسلامی ممالک میں گھس گئے۔ اور جنہوں نے اپنے بے نظیر اسلامی اخلاق اور بے مثال قربانیوں سے مختلف اقوام کو متاثر کیا۔ اور اپنی مثالی زندگیوں سے لوگوں کے دل موہ لئے۔ اور حلقہ بگوش رحمت بنایا۔

ان نیک علماء نے مستشرقین کے ایک ایک اعتراض کا جواب باصواب دیا۔ اور جو غلط فہمیوں کے تاریک بادل انہوں نے اسلام کے مطلع پر پھیلائے ہوئے تھے۔ ان کو صداقت کی شعاعوں سے بکھیر کر رکھ دیا۔ ہندوستان میں اس ضمن میں سرسید اور ان کے بعد شبلی اور ان کے دوستوں نے بڑا کام کیا ہے۔ یہی کام عرب اور مصر اور ٹرکی میں بھی کافی وسعت سے کیا گیا ہے۔ مگر ابھی بہت کچھ گنجائش باقی ہے۔

اس ضمن میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کام کیا وہ عظیم الشان ہی نہیں بلکہ عدیم المثال ہے آپ نے اسلام کا حقیقی چہرہ کھول کر دنیا کے سامنے رکھ دیا ہے۔ آپ نے نہ صرف مستشرقین کے اعتراضات کی دھجیاں اڑا دیں۔ بلکہ خود مسلمانوں نے جو غلط فہمیاں پیدا کر رکھی تھیں۔ ان کی حقیقت بھی واضح کی۔ جہاد کا جو تصور درباری علماء نے بنا رکھا تھا۔ اس کو قرآن وسنت سے غلط ہی ثابت نہ کیا۔ بلکہ حقیقی جہاد کا تصور ازسرنو مسلمانوں کے دلوں میں بیدار کیا۔ آپ کا کام منفی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ بلکہ آپ نے جہاد کا صحیح مفہوم اپنے عمل سے واضح فرمایا۔ اور تبلیغ اسلام کی مہم کی ازسرنو بنیاد رکھی۔ اور ایک ایسی جماعت کھڑی کی۔ جس نے اسلام کی صداقتوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنا تن من دھن قربان کر دیا۔ آج یہی جماعت ہے۔ جس نے اپنی بے بضاعتی کے باوجود عیسائیوں کے بڑے بڑے مشنوں کے مقابل دنیا کے کناروں پر اسلامی مشن قائم کئے ہیں . . .

. . . .

. . . . اور یہ

سب کچھ یہ جماعت ایسی حالت میں کر رہی ہے۔ کہ خود علمائے اسلام اس کی چپہ چپہ پر مخالفت کرتے چلے آئے ہیں۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا اصل بات یہ ہے کہ مسلمان علماء کرام جنہوں نے مستشرقین کی سازش کا تانا بانا پراگندہ کیا۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کے کام پر پانی پھیرنے کے لئے سیاسی ملا پھر آمادہ نظر آتا ہے۔

اس زمانہ میں سیاست کا دور دورا دیکھ کر بعض علماء نے اسلام کی ایسی توجیہات کر ڈالی ہیں کہ جو مستشرقین اور دیگر دشمنان اسلام کو تقویت پہنچانے والی ہیں۔ جہاں تک اسلامی ممالک کی سیاسی برتری کا سوال ہے۔ اس امر کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ کہ اسلامی ممالک کو مغربی اقوام کا جؤا اپنی گردنوں سے اتار دینا چاہیئے۔ اور اپنی پوزیشن سیاسی لحاظ سے اتنی مضبوط کرنی چاہیئے کہ غیر اقوام ان کو اپنا کھلونا نہ بنا سکیں۔ لیکن اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے بعض ممالک میں سیاسی علماء نے ایسی تحریکیں چلانے کی کوشش جاری کر رکھی ہے۔ کہ جو نہ صرف اسلام کے راستہ میں حائل ہونے والی ہیں۔ بلکہ خود ملک میں بین المسلمین نزاع کا باب کھولنے والی ہیں۔

ان نئی تحریکوں میں سے بدترین مودودی صاحب کی تحریک ہے۔ آپ نے اسلامی تحریک کو اس رنگ میں پیش کیا ہے۔ جس رنگ میں ہٹلر نے نازی ازم اور لینن اور سٹالین نے اشتراکیت کو پیش کیا ہے آپ نے تبلیغ سے پہلے شمشیر سے غلبہ پانے کا نظریہ پیش کر کے نہ صرف دشمنان اسلام کو جو کہتے ہیں کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔ تقویت پہنچائی ہے بلکہ اشاعت اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ آپ نے اپنے خلاف اسلام خلاف قرآن وسنت نظریہ سے مغربی ممالک میں مبلغ اسلام کی مشکلات میں نہایت خطرناک اضافہ کر دیا ہے۔ آپ نے جو کام کیا ہے۔ اس پر یہ مصرعہ پڑھنے میں صادق آتا ہے

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

ولادت

(۱) چودھری میر احمد صاحب آف سمیٹیالی سکرٹری مال جماعت احمدیہ سلانوالی کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے پہلا لڑکا تولد ہوا۔ (۲) چودھری نور محمد صاحب چک ۱۲۹ شمالی حلقہ سلانوالی کے ہاں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے پہلا لڑکا عطا فرمایا (۳) مولوی محمد صادق صاحب ناقد واقف زندگی متعلم دار المبشرین قادیان دارالامان کے ہاں مورخہ ۳ر جولائی ۱۹۵۱ء کو لڑکا پیدا ہوا۔ نومولود مکرم چودھری اللہ رکھا صاحب آف دھیرو کی چک ۱۳۳ ضلع لائل پور کا پوتا اور مکرم حافظ سخاوت علی صاحب آف شاہجہانپور کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ احباب نوزائیدگان کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمادے۔ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا سچا خادم بنائے۔ آمین۔

سُنّت اللہ

(از مکرم چوہدری عنایت اللہ خان صاحب احمد ربوہ)

آج سے ہزاروں سال قبل رحمت باری معصیت کی دلدلوں میں پھنسی ہوئی انسانیت کو دیکھ کر جوش میں آئی اور خدا تعالےٰ نے اپنا ایک بندہ انسانیت کو اس دلدل سے نکالنے کے لئے مامور کیا۔ اس کا نام تھا نوحؑ۔ نوحؑ نے آکر اپنی قوم سے کہا کہ خدا تعالےٰ کی پیروی اختیار کرو اور اس راستے پر قدم مارنا چھوڑ دو جس کو تم آجکل اختیار کئے ہوئے ہو۔ اس کے بندے نے خدا کا پیغام پہنچایا اور شیطان کے حواریوں نے اپنا کام شروع کیا۔ قوم نے خدا کے بندے اور اس کے رسول کی آواز سننے سے انکار کر دیا۔ نوحؑ نے خدا کے حکم سے کشتی بنائی اور پکار کر کہا کہ اے میری قوم آج تمہاری سلامتی اسی میں ہے کہ اس کشتی پر چڑھ جاؤ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ خدا تعالےٰ نے پانی بھیجا۔ طوفان اٹھا اور پھر نہ ان کو ان کے بلند ٹھکانوں نے بچایا نہ پہاڑ اس طوفان سے ان کو بچا سکے۔ خدائی عذاب آیا اور ان کو ان کی نافرمانی کی سزا ملی۔

زمانے نے کئی کروٹیں بدلیں خدا تعالےٰ کا ایک اور فرستادہ ابراہیمؑ اللہ تعالےٰ کو فراموش کر چکی ہوئی ہستیوں کو راہ راست پر لانے کے لئے آیا۔ اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! بتوں کی پرستش چھوڑ دو۔ جو اپنی حفاظت نہیں کر سکتے وہ تمہاری حفاظت کس طرح کر سکتے ہیں۔ شیطان نے بھی اپنے کارندوں کو ہوشیار کیا۔ انہوں نے آکر کہا کہ یہ جھوٹا ہے۔ کیا تم اپنے آباء کے دین سے منہ موڑ کر اس کے پیچھے لگنا چاہتے ہو۔ کیا تم ایسے ہی ناخلف ہو۔ شیطان کارندوں سے متاثر ہو کر لوگوں نے سر جوڑے اور کہا کہ یہ ہمیں ہمارے دین سے ہٹانا چاہتا ہے۔ ہم اسے ختم کئے دیتے ہیں۔ آگ جلائی گئی اور خدا کے فرستادہ کو اٹھا کر اس میں پھینک دیا گیا۔ مگر خدائی فرشتوں کو حکم ہوا اور آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ شیطانی حربہ ناکام ہوا اور خدا کا بندہ ایک دفعہ پھر فتح یاب ہوا۔

زمانہ گذرتا گیا۔ لوگوں کو یہ باتیں بھول گئیں۔ شیطان کے دربار میں پھر سے ہجوم ہونے لگا لوگ پھر سے خدا کے رستہ سے ہٹنے شروع ہو گئے۔ خدائے ذوالجلال والاکرام کو پھر بھٹکی ہوئی انسانیت پر رحم آیا۔ اس نے اپنا بندہ موسیٰؑ ان کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ موسیٰؑ نے بھی اپنی قوم سے کہا کہ تم گمراہی کے گڑھے میں گر چکے ہو۔ تم سیدھا رستہ بھول چکے ہو۔ تم اندھیروں میں بھٹک رہے ہو آؤ میرے ساتھ شامل ہو جاؤ تاکہ پھر سے نور پاؤ۔ اور تم پھر سے صراط مستقیم حاصل کرو۔ شیطان نے بھی اپنا زور پھر لگایا۔ خدا تعالےٰ کے اس فرستادہ کو ہر طرح سے گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ فرعون کے کان میں پھونکا کہ تو اپنی افواج لے کر جا اور ان کو تباہ کر دے۔ فرعون لشکر لے کر چڑھ دوڑا۔ لیکن خدا کو اپنے بندے کی مظلومیت پر ترس آیا۔ اور فرعون کا تمام لشکر نذر طوفان ہو گیا۔ ایک دفعہ پھر ثابت ہو گیا کہ غالب وہی ہوا کرتے ہیں جو خدا کے فرستادوں کے پیچھے چل کر خدا کی راہوں پر قدم مارتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ منہ کی کھاتے ہیں۔ جو شیطان کے ممد و معاون ہو کر اپنے فرشتوں کے پورا ہونے کے رستے میں رکاوٹ ہوا کرتے ہیں۔ خدا کے بندے آتے رہے اور انسان کو راہ ہدایت دکھاتے رہے۔ شیطان بھی اپنے حربے استعمال کرتا رہا۔ وہ بھی نئے نئے حیلے سوچتا رہا۔ کبھی وہ آباء کے دین کا حوالہ دے کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ کبھی وہ خدا کے بندوں کے متعلق گمراہوں کے کانوں میں پھونکتا کہ آخر یہ تمہاری طرح کا انسان ہے اس میں کونسی ایسی خوبی ہے جو تم اس کے پیچھے چلو۔ کبھی وہ یہ کہتا کہ بچنا یہ تو ساحر ہے اور تمام باتیں جادو کے زور سے کرتا ہے۔ مگر ہر دفعہ شیطانی قوتوں کو منہ کی کھانی پڑی ہر دفعہ خدائی افواج اسباق دہرا کر ایک اور سبق کا اضافہ کرتی رہیں۔ ہر دفعہ آسمانوں اور زمین کا خالق یہ حقیقت ثابت کرتا رہا کہ ہمارے پیرو ہی غالب رہتے ہیں اور جو میری مخالفت کرتے ہیں وہ خائب و خاسر ہوتے ہیں۔

زمانہ اپنی رفتار سے چلتا رہا اور آخر خدا تعالےٰ نے وہ پیارا محبوب دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا جس کے متعلق فرمایا تھا لولاک لما خلقت الافلاک وہ اپنی تمام شان کے ساتھ آیا۔ شیطانی قوتیں پھر سے پیدا ہوئیں۔ شیطان نے پھر سے اپنے پرانے حربے استعمال کرنے شروع کئے۔ کبھی خدا تعالےٰ کے اس فرستادہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استہزاء کیا جاتا۔ کبھی ساحر کہا جاتا۔ کبھی ان کے پیچھے گاؤں کے لڑکے پتھر مارنے کے لئے لگا دیئے جاتے اور کبھی انہیں قتل کرنے کے منصوبے کرتے مگر خدا تعالےٰ ہاں وہ خدا جس نے روز اول سے اپنے فرستادوں کے ساتھ ہونے کا وعدہ کیا ہوا ہے دشمن کو ان کی ہر تدبیر میں ناکام کرتا چلا گیا۔ خدا تعالےٰ کی راہ پر چلنے والے ایک سے دو ہوئے۔ دو سے چار ہوئے اور چار سے آٹھ اور پھر بڑھتے چلے گئے۔ شیطان نے افواج کے ذریعہ سے ان پر قابو پانا چاہا اور خدا کے پیغام کو مٹانا چاہا۔ لیکن بدر کے میدان میں وہ نظارہ دیکھا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں کی جن کے پاس سواری کو کوئی جانور نہ تھے اور لڑنے کو ہتھیار نہ تھے مدد کی اور ایسی مدد کہ شیطانی فوجیں بری طرح مار کھا کر بھاگ گئیں دو کم سن بچوں نے کفار کے سردار کا خاتمہ کیا اور دنیا کو پھر یہ نظارہ نظر آیا کہ کس طرح خدا کے ساتھی شیطان کے گروہ پر غالب آیا کرتے ہیں۔ دنیا کو خدا کا پیغام پہنچا کر وہ محبوب خدا فخر کائنات۔ فخر موجودات۔ فخر رسل صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مالک حقیقی سے جا ملے

وقت نے پھر انسانیت کو بھٹکانا شروع کیا اور خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق پھر اپنے ایک فرستادہ کو بھیجا تاکہ وہ اس کے محبوب کے پیغام کو جسے دنیا بھول چکی تھی اور اپنی کم فہمی کی بنا پر اس میں بہت کچھ خود اپنی طرف سے داخل کرتی جا رہی تھی۔ پھر سے صحیح طور پر دنیا کے سامنے پیش کرے۔ تاکہ شیطانی قوتوں کی تخریبی کارروائیوں کا ازالہ ہو تا کہ خدا تعالےٰ کا وعدہ پورا ہو۔ مگر شیطان کب اس کو برداشت کر سکتا تھا۔ اس نے بھی اپنی کارروائیاں پھر سے شروع کر دیں۔ خدا کے بندے کی راہ میں روکاوٹیں پیدا کرنا شروع کیں۔ ہر ممکن طریق سے اس کے کام کو ختم کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ اسے قتل کرنے کی کوششیں کی گئیں اور اس کے خلاف جھوٹ کے انبار لگائے گئے۔ اور حکومت وقت کے ذریعہ قتل کے مقدمات میں سزا دلوانے کی کوشش کی گئی۔ غرضیکہ ہر ذریعہ جو شیطان استعمال کر سکتا تھا وہ اس نے اپنے حواریوں کے ذریعہ استعمال کیا مگر وہ بھول گیا کہ خدا کے بندے شکست کھانے نہیں فتح حاصل کرنے آیا کرتے ہیں بے شک وہ ابتدا میں کمزور ہوتے ہیں۔ بے شک ان کو امتحانات میں سے گزارا جاتا ہے۔ بے شک ان پر مصائب آتے ہیں مگر آخر کار کامیاب وہی ہوتے ہیں جن کے ساتھ خدا کی مدد ہوتی ہے۔ حواریان شیطان کے جھوٹ ان کے افترا۔ ان کی منصوبہ بندیاں۔ ان کی تدابیر ان کے خزانے اور جتھے۔ ان کی قوت۔ ان کی شعلہ بیانی سب ان کی تباہی کا سامان پیدا کرتی ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے ان ذرائع سے خدا کے بندوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ ان کی ان پھونکوں سے دین کا چراغ بجھ جائے گا۔ وہ تصور کرتے ہیں کہ وہ اپنی تدابیر سے خدا کے نام لیواؤں کو ختم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر خدا تعالےٰ اپنے عرش پہ بیٹھا ان کی اس حماقت پر خندہ زن ہوتا ہے۔ اور ان کو ڈھیل دے رہا ہوتا ہے تاکہ یہ سزا کے وقت یہ نہ کہیں کہ ہمیں وقت نہ ملا۔ اے [illegible] خدا کے فرستادہ کی جماعت کو مٹانے کے خواب دیکھنے والو! یاد رکھو کہ وہی خدا اب بھی موجود ہے جو نوحؑ کے وقت تھا۔ وہی خدا اب بھی تمہاری حرکات کو دیکھتا ہے جو ابراہیمؑ کے وقت دیکھتا تھا۔ وہ خدا اب بھی اپنی تمام انہی قوتوں کے ساتھ موجود ہے جن کے ساتھ وہ موسیٰؑ کی مدد کو پہنچا تھا۔ وہ خدا اب بھی اپنی ان تمام خاصیتوں کا مالک ہے جن کے استعمال سے اس نے تمہارے پیشروؤں کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نیچا دکھایا تھا اور ہمیشہ کے لئے قعر مذلت میں گرا دیا تھا۔ وہ خدا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس کو کبھی اونگھ تک نہیں آتی۔ وہ تمہارے جھوٹوں کو جانتا ہے۔ وہ تمہارے افتراؤں سے واقف ہے۔ وہ تمہاری تدابیر کا علم رکھتا ہے۔ وہ تمہارے ارادوں کو بھانپ چکا ہے۔ وہ تمہاری ہر حرکت دیکھ رہا ہے مگر وہ فی الحال تمہیں ڈھیل دیئے ہوئے ہے تاریخ عالم کو غور سے دیکھو اور توبہ کرو تا تمہاری بخشش ہو۔ کیونکہ اسی میں تمہاری نجات ہے مت سمجھو کہ تم کامیاب ہو۔ تم ذلت اور نامرادی کے گڑھے کی طرف بڑی تیز رفتاری سے بڑھ رہے ہو وقت ہے کہ سنبھل جاؤ۔ ورنہ جس خدا کی رحمت وسیع ہے اس کا عتاب بھی بہت شدید ہے۔

اور اے وہ لوگو جو خدا کی راہ میں مصائب برداشت کر رہے ہو۔ ہر نئی تکلیف تمہیں خدا تعالےٰ کے زیادہ انعام کی مستحق بنا رہی ہے اور تمہاری کامیابی کو قریب لا رہی ہے جس خدا نے نوحؑ کی پیروی کرنے والوں کو بچایا تھا۔ جس ارحم الراحمین نے ابراہیمؑ کے پیرؤوں کو کامیابی عطا فرمائی تھی۔ جس اللہ نے موسیٰؑ کے دنیاوی لحاظ سے کمزور پیروؤں کی مدد کی تھی اور جس خدا نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو فضیلت اور فتح دی تھی وہ آج بھی زندہ ہے۔ وہ آج بھی شیطان کے ارادوں کو ناکام بنانے کی اتنی ہی طاقت رکھتا ہے جتنی پہلے رکھتا تھا۔ وہ ان مکروں۔ فریبوں اور تدبیروں کو دیکھ رہا ہے۔ جو شیطان خدا کے نام کو مٹانے کے لئے کر رہا ہے وہ تمہاری مدد کو پہنچے گا۔ اس کے آستانہ پر جھک جاؤ اور اس کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمہیں راہ ہدایت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور یاد رکھو کہ تم خدا کے نام کی بلندی کیلئے مصائب برداشت کر رہے ہو۔ تم اس کی دوستی کا دم بھرتے ہو جو اپنے دوستوں کو چھوڑا نہیں کرتا۔ جو تمہارا ساتھ دیگا۔ اللہ تعالےٰ کے انعامات کا وارث ہوگا۔ اور جو تمہارے ساتھ ٹکرائے گا وہ تباہ و برباد ہوگا۔ یہی سنت اللہ ہے اسی پر عمل ہوتا رہا ہے اور اسی پر آئندہ ہوگا۔

لن تجد لسنت اللہ تبدیلا

میرے احمدی ہونے کا باعث مولوی ثناء اللہ صاحب ہوئے

(از چوہدری عبد الرحیم صاحب ایس ڈی او گجرات)

مکرم چوہدری عبد الرحیم صاحب کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ان کے احمدی ہونے کا باعث مولوی ثناء اللہ صاحب ہوئے۔ اس مضمون سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بیان کی تائید ہوتی ہے۔ جو حضور نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق قصیدہ اعجازیہ میں لکھا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔ ؎

ولولا ثناء اللہ ما زال جاھل ۔۔۔ یشک ولا یدری مقامی ویحصر

فھذا علینا منۃ من ابی الوفا ۔۔۔ اری کل محجوب ضیائی فنشکر

یعنی اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نہ ہوتے تو ایک جاہل میرے بارے میں شک کرتا۔ اور میرے مقام کو نہ جانتا اور مجھے سوالوں سے تنگ کرتا۔ پس یہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا ہم پر ایک احسان ہے کہ انہوں نے ہر ایک غافل یا محجوب کو ہماری روشنی سے اطلاع دی۔ سو ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ چوہدری صاحب کا مضمون ان دونوں شعروں کے مضمون کی ایک رنگ میں تشریح ہے۔ (جلال الدین شمس ناظر تالیف تصنیف)

میں نے امرتسر میں تعلیم حاصل کی اور ملازمت کی ابتدا بھی وہیں سے کی اور الحمد للہ کہ احمدیت کو بھی وہیں قبول کیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کا شہرہ تو بچپن سے ہی سنا تھا۔ لیکن ان سے میری پہلی ملاقات والد صاحب اور بھائی صاحب کی معیت میں اسوقت ہوئی۔ جبکہ انہوں نے میری طبیعت کو احمدیت کی طرف مائل پایا۔ میں ان دنوں احمدیت کے رنگ میں بہت حد تک رنگین ہو چکا تھا۔ اور جوں جوں میرا ادراک بڑھتا جاتا تھا اپنے عزیز واقارب کو بھی اس سے مستفید کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ میں گو ابھی احمدیت میں داخل نہیں ہوا تھا۔ لیکن ہمارا تمام خاندان یقین کرنے لگا تھا۔ کہ میں احمدی ہو گیا ہوں۔ میرے والدین عزیز واقارب احمدیت کے سخت مخالف تھے۔ اور اب تک ہیں۔ ان کے نزدیک میرا مرجانا اتنا تکلیف دہ نہ تھا جتنا کہ احمدی ہونا۔ چنانچہ میرے والد صاحب نے جب یہ محسوس کیا۔ کہ یہ ان کے بس کا روگ نہیں۔ تو وہ مجھے مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس لے گئے۔ مولوی صاحب نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ میرے والد صاحب نے اپنا مدعا بیان کیا۔ سنکر بجائے اس کے کہ مجھے سمجھانے کی کوشش کرتے۔ ایک دو واقعات بیان کر کے ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے۔ میں نے کوشش بھی کی کہ کس طرح مولوی صاحب سے احمدیت کے متعلق گفتگو ہو۔ لیکن انہوں نے یہ کہکر ٹالدیا۔ کہ کبھی کبھی تم میرے پاس آتے رہو یہ باتیں خود بخود ہو جائیں گی۔ گھبراتے کیوں ہو۔ مختصر یہ کہ مولوی صاحب نے اس قدر شفقت کا اظہار کیا کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ مولوی صاحب کی خدمت میں ضرور حاضر ہوا کروں گا۔ اس سے پیشتر جتنے مولویوں سے بات کرنے کا اتفاق ہوا تھا۔ بعض تو میری باتیں سننا ہی نہ چاہتے تھے۔ اور بعض دلائل سے عاجز آکر گالی گلوچ پر اتر آتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں بدزبانی کرتے جس سے مجھے مولویوں سے نفرت ہو گئی تھی۔ لیکن ان کے برعکس مولوی ثناء اللہ صاحب کے حسن سلوک نے مجھے گرویدہ بنا لیا۔ اور اس کے بعد میں نے مولوی صاحب کے پاس جانا شروع کیا۔ جب بھی میں ان کے پاس جاتا بہت محبت سے پیش آتے۔ میں نے شروع شروع میں کئی دفعہ ان سے احمدیت کے متعلق بات کرنی چاہی۔ لیکن وہ ایسے طریق سے ٹال دیتے کہ مجھے گراں نہ گذرتا۔ رفتہ رفتہ ان کی محبت کا یہ اثر ہوا۔ کہ احمدیت کی طرف جو میلان تھا وہ جاتا رہا۔ اور اس کے برعکس مولوی صاحب کی عظمت کا سکہ دل پر بیٹھ گیا۔ اب پھر کیا تھا۔ مولوی صاحب جو کہتے اسے سمعنا و اطعنا کہہ کر قبول کر لیتا۔ ان دنوں میرا معمول یہ تھا کہ دفتر جانے سے پیشتر یا دفتر سے فارغ ہونے کے بعد ان کے پاس ضرور جاتا اور کوشش کرتا کہ کوئی ناغہ نہ ہو۔ اس دوران میں ایکدن میں نے ان سے کہا کہ فلاں بازار میں ایک "مرزائی" (یاد رہے کہ مولوی صاحب احمدیوں کو مرزائی کہا کرتے تھے اور اگر احمدی کہا جاتا تو سخت ناپسند کرتے) بحث کر رہا تھا۔ اسکے اردگرد بہت سے لوگ جمع تھے۔ اسی دوران میں اس نے مباحثہ کا چیلنج دیا۔ اور اس پر وہ بہت زور دیتا تھا۔ مولوی صاحب نے جھٹ پوچھا کسی نے قبول کیا؟ میں نے کہا نہیں۔ کہا تم نے ہی قبول کیا ہوتا۔ میں نے جواب دیا۔ مولوی صاحب مجھے تو اتنی واقفیت نہیں۔ کہا واقفیت کی کیا ضرورت ہے۔ میں تمہیں ایک گر بتاتا ہوں وہ یہ کہ جب بھی کہیں کوئی مرزائی مباہلہ یا مباحثہ کا چیلنج دے تم فوراً قبول کر لیا کرو۔ میں نے کہا اگر میں اسے پورا نہ کر سکا تو پھر کیا ہوگا۔ کہنے لگے تم بھی بچے ہو۔ ہوگا کیا؟ خوب دھڑلے سے کہا کرو میں اسے قبول کرتا ہوں۔ لیکن میرے ساتھ شرائط طے کر لو۔ اس وقت مجمع پر تمہارے قبول کرنے سے جو اثر پڑیگا تم اس کا احساس بھی نہیں کر سکتے۔ بعد میں شرائط طے کرنے میں بہت گنجائش ہوتی ہے۔ صرف مجمع پر اثر ڈالنا مقصود ہونا چاہیئے۔ ورنہ چیلنج سنکر خاموش رہنا۔ تو سننے والوں کو گمراہی کے گڑھے میں گرانے کے مترادف ہے۔ اس کے بعد مولوی صاحب کے گر کو کئی دفعہ آزمایا۔ اور اس کی کامیابی کا مولوی صاحب سے ذکر کیا۔ سنکر مولوی صاحب بہت خوش ہوتے۔ اور اس گر کی تعریف کرتے۔

میرا یہ واقعہ ۱۹۲۰ء سے متعلق ہے۔ ان دنوں "تحریک خلافت" زوروں پر تھی۔ اور علماء مسلمانوں کو ہندوستان سے کابل کو ہجرت کرنے پر زور دے رہے تھے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں ایک جلسہ مسجد خیر الدین صاحب واقعہ ہال بازار امرتسر میں منعقد ہوا۔ جمعۃ الوداع کا دن تھا۔ خلقت کے اژدہام کا یہ عالم تھا۔ کہ گویا سارا شہر مسجد میں گھس آیا تھا اس جلسہ کے روح رواں مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری تھے۔ صدارت مولوی ثناء اللہ صاحب نے کی۔ مولوی عطاء اللہ صاحب نے اپنی تقریر میں بڑے زوردار الفاظ میں کہا کہ بعض علماء کہہ رہے ہیں کہ یہ ہجرت نفل ہے فرض نہیں۔ یہ ان کا استدلال قطعاً غلط ہے یہ فرض ہے اور اسی طرح فرض ہے جس طرح قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے لئے فرض قرار دی گئی تھی۔ پس ہر بیٹا اپنے باپ سے اذن حاصل کئے بغیر اور ہر عورت اپنے شوہر سے پوچھے بغیر ہجرت کے لئے چل پڑے۔ نیز کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روح ان علماء کو دیکھ رہی ہے کہ اسوقت جبکہ "خلافت اسلام" خطرے میں ہے یہ اسکے لئے کیا قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ نیز وہ یہ بھی دیکھ رہی ہے کہ امرتسر میں ایک مولوی ثناء اللہ صاحب بھی ہیں۔ جو کہ اپنے وقت کے ایک باثمر مولوی ہیں وہ ہجرت میں کیا حصہ لیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ صدارتی ریمارکس میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے فرمایا۔ کہ میں ہجرت میں کسی سے پیچھے نہیں۔ میرے بستر بندھے رکھے ہیں (اس جلسہ کی روئداد اخبار وکیل امرتسر میں من وعن چھپی تھی۔ اور اس میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے بستر بندھے رکھنے کو خاص طور پر پیش کیا گیا تھا۔ اس کے بعد الفضل نے متعدد بار مطالبہ کیا تھا کہ کیا مولوی صاحب کے بستر بندھے ہی پڑے ہیں یا کھل گئے ہیں۔ لیکن اس مطالبے کا جواب مولوی صاحب آخر تک نہ دے سکے) لیکن سوال تو یہ ہے کہ اگر ہم علماء چلے گئے تو بعد میں عوام کو تحریک کرنے والا کون ہوگا۔ میں تو صرف اسی لئے رکا ہوا ہوں۔ اب لطیفہ یہ ہوا کہ اس جلسے سے چند روز پہلے ایک شخص اپنے اکلوتے بیٹے کو مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس لے گیا تھا۔ اور بچشم تر مولوی صاحب سے عرض گذار ہوا کہ یہ میرا اکلوتا بیٹا ہے۔ میں بوڑھا ہوں۔ اسکی ماں بیمار ہے۔ جس کے بچنے کی امید نہیں اس کا اور کوئی بہن بھائی نہیں۔ یہ ہجرت کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اور اصرار کر رہا ہے کہ یا تو اجازت دے دو یا میں چوری نکل جاؤں گا۔ مولوی صاحب نے نہایت شفقت سے فرمایا۔ دیکھو بیٹا یہ ہجرت نفل ہے فرض نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی طرح نہیں۔ اسلئے تم پر اپنے والدین کی اجازت فرض ہے۔ اگر اجازت دیں شوق سے ہجرت کرو۔ ورنہ ان کی خلاف مرضی اگر تم نے ہجرت کی تو بجائے ثواب کے عذاب کے مستحق ہوگے۔ یہ نوجوان میرا دوست تھا۔ اور اتفاق سے جلسہ میں میرے پاس ہی بیٹھا تھا۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی صدارتی تقریر میں ہی اس نے کہنا شروع کر دیا کہ اب تو معاملہ صاف ہو گیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی مولوی عطاء اللہ صاحب کی تائید فرما دی ہے۔ اب میرے لئے کسی اجازت کی ضرورت نہیں۔ لیکن ہمارے ایک اور ساتھی نے جو کہ وہیں بیٹھے تھے۔ اسے سمجھایا کہ جلسہ کے بعد اس کی وضاحت مولوی صاحب (ثناء اللہ) سے کرانی چاہیئے۔ بصد مشکل وہ رضامند ہوا۔ پھر ہم تینوں جلسہ کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب کے مکان پر گئے۔ چنانچہ ہمارے ساتھی نے مولوی صاحب سے عرض کیا۔ کہ آپ نے پہلے تو ان کو فرمایا تھا کہ ہجرت نفل ہے اسلئے بغیر اجازت والدین اسے اختیار کرنا جائز نہیں۔ لیکن آج تو مولوی عطاء اللہ صاحب نے صاف فرما دیا ہے کہ یہ ہجرت بھی فرض ہے اور ویسی ہی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کی گئی تھی۔ مولوی صاحب نے جھٹ جواب دیا اجی اسکو رہنے دو۔ یہ اس کی جوانی کی ترنگ ہے یعنی کہ اس ہجرت کو فرض قرار دینا مولوی عطاء اللہ کا جوش جوانی ہے۔ ممکن ہے اس سے میرے دوست کی تسلی ہو گئی ہو کیونکہ اس کے بعد اس نے کبھی ہجرت کا نام نہیں لیا۔ گو چند دن کے بعد جو لوگ ہجرت کر کے گئے تھے۔ وہ بھی واپس آنا شروع ہو گئے تھے تاہم مولوی صاحب کے جواب نے میری عقیدت کو سخت دھکا لگایا۔ مجھے اس بات کا صدمہ ہوا۔ کہ ایک مجمع کثیر میں انہوں نے کیا کہا اور گھر آکر کیا جواب دیا لہٰذا مولوی صاحب میری نظر سے گر گئے۔ یا تو اندھا دھند ان کی اتباع میں فخر محسوس کرتا تھا۔ اور یا اس واقعہ کے بعد ان کی ہر حرکت کو تنقید کی نظر سے دیکھنا شروع کر دیا۔ لیکن مولوی صاحب کو اس کا احساس نہ ہونے دیا۔ احمدیت کا سبق جو بھول گیا تھا۔ پھر یاد آگیا۔ ادھر میری یہ حالت تھی۔ ادھر مولوی صاحب یہ سمجھ رہے تھے کہ میں اب احمدیت سے بالکل بیزار ہو گیا ہوں۔ چنانچہ جن سوالوں کو پہلے وہ ٹالدیا کرتے تھے۔ اب کھل کر ان پر خیال آرائی کرتے۔ اور سمجھاتے تا میں احمدیت کا ماہر مخالف بن جاؤں۔ میں دل کھولکر اعتراض کرتا۔ کہ مولوی صاحب "مرزائی" ان کی یہ توجیہہ کرتے ہیں۔ اور اس کا یہ جواب دیتے ہیں

(باقی)

تحریک جدید

(اقتباسات از خطبات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

تحریک جدید کی تعریف

"اسلام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ اور انہیں چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے" (الفضل جلد ۳ نمبر ۲۸)

تحریک جدید سے مراد کیا ہے؟

"تحریک جدید در اصل اسلام کے احیاء کا نام ہے۔ جدید وہ صرف ان معنوں میں ہے۔ کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی۔ ورنہ درحقیقت وہ تحریک قدیم ہی ہے۔ ...... رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے جس طرز پر زندگی بسر کی۔ ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں...... جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے ٹُذ رہاتی ہے۔ وہ تحریک جدید نہیں۔ اگر کوئی سالہا سال سے قربانیاں کر رہا ہے۔ مگر اس کے اندر بشاشت ایمان پیدا نہیں ہوتی۔ تو اس کی روح کو اس کی قربانیوں کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا"

تحریک جدید کی غرض

"آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے۔ اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے"

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے۔ کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے۔ جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے۔ تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آ جائیں۔ جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔ اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو۔ جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس کا مقصد جہاں جماعت کے اندر سادہ زندگی کی روح پیدا کرنا اور اسلامی تمدن کا صحیح شعور پیدا کرنا ہے۔ وہاں تحریک جدید کی اہم ترین غرض یہ بھی ہے۔ کہ سب قوموں کو تنور کے پاس لا کر بٹھا دیا جائے۔ تاکہ ضرورت پر اس میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے جائیں۔ جو حکم کے سنتے ہی اس تنور میں کود جائیں۔ اور اپنی جان کو سلسلہ اور اسلام کے لئے قربان کر دیں"

تحریک جدید الٰہی تحریک ہے

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہ تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی...... بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی۔ اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"

"میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے۔ اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں۔ لیکن حکم اسی کا ہے"

جماعت احمدیہ کا فرض

"یہ باتیں ایسی ہیں۔ کہ اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے سوتے جاگتے۔ اور کھاتے پیتے۔ ہر وقت اور ہر لمحہ اپنی بیویوں۔ اپنے بچوں۔ اپنے دوستوں۔ اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں اور انہیں ان باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہیئے کہ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں۔ پس ان باتوں کو دہراؤ اور دہراتے چلے جاؤ۔ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا ورد اور وظیفہ بن جائیں۔ اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی یہ سوال کیا جائے۔ کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے؟ تو وہ کہہ اٹھے کہ ہم بغیر قربانی اور جان دینے کے ترقی نہیں کر سکتے۔ اور میں اس کے لئے تیار ہوں"

تحریک جدید میں شمولیت کی اہمیت

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا۔ اس کا ایمان کھویا جائیگا"

تحریک جدید مستقل تحریک ہے

"تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہوں گے۔ جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے خاص مورد ہوئے"

تحریک جدید میں مدنظر امور

"تبلیغ اور تعلیم و تربیت دو نہایت ہی اہم کام ہیں۔ اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مدنظر رکھا گیا ہے۔ تعلیم و تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سادہ غذا۔ خود ہاتھ سے کام کرنا۔ سینما کا ترک غریبوں کی امداد۔ بورڈنگ تحریک جدید اور روشہ وغیرہ کام تجویز کئے گئے ہیں۔ اور یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جن کو کسی وقت بھی ترک نہیں کیا جا سکتا۔ بعض تو موجودہ وقت میں ہر وقت قابل عمل رہیں گی۔ اور انہیں کسی صورت میں بھی چھوڑا نہیں جا سکتا۔ لیکن بعض میں حالات کے ماتحت کچھ تبدیلیاں ہو سکتی ہیں"

مطالبات کا خلاصہ

"ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں (۱) جماعت کے احباب میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا (۲) جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا (۳) جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کر دینا۔ جس کے نتیجہ میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔ (۴) جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلانا"

ضرورت

"ہر مہینہ میں ایک خطبہ جمعہ تمام احمدیہ جماعتوں میں تحریک جدید کے متعلق پڑھا جائے۔ اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے ہوئے ان میں نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے" (حقر خلیل عفی اللہ عنہ ربوہ تحریک)

تقرر عہدیداران جماعتہائے ہندوستان

نمبر شمار	نام جماعت عہدیداران
۱	جماعت احمدیہ شولاپور و بیجاپور کے عہدیداران کا انتخاب ۵۲/۵۳-۳۰ تک کے لئے ہے۔ ۱- پریذیڈنٹ :- مکرم حاجی محمد حسین صاحب احمدی ۲- وائس پریذیڈنٹ :- مولوی تصدق حسین صاحب ۳- سیکرٹری مال :- مکرم محمود احمد صاحب قریشی ۴- نائب سیکرٹری مال :- مکرم رحمت اللہ صاحب ۵- سیکرٹری تعلیم و تربیت و امام الصلوٰۃ :- مکرم مولوی نور الدین صاحب وکیل ۶- نائب سیکرٹری تعلیم و تربیت و امام الصلوٰۃ :- مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ۷- سیکرٹری تبلیغ :- محمد عبد الرحیم صاحب
۲	جماعت احمدیہ کوڈالی کے سیکرٹری مال مکرم وی پی عبد الحی صاحب ۵۲/۵۳-۳ تک کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔
۳	جماعت احمدیہ سونگھڑا - اڑیسہ کے مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب ۵۲/۵۳-۳۰ تک کے لئے ہے۔ ۱- امیر :- مولوی سید عبد الحکیم صاحب ۲- نائب امیر :- سید عبد الخالق صاحب
۴	جماعت احمدیہ چنتاکنٹہ دکن کے عہدیداران کا انتخاب ۵۲/۵۳-۳۰ تک کے لئے ہے۔ ۱- پریذیڈنٹ :- سیٹھ محمد حسین صاحب ۲- سیکرٹری مال :- حسن محمد صاحب ۳- " دعوۃ و تبلیغ :- معین الدین صاحب ۴- " تعلیم و تربیت :- شیخ بابے صاحب
۵	مندرجہ ذیل انتخابات ۵۲/۵۳-۳ تک کے لئے ہیں **جماعت احمدیہ یادگیر** ۱- سیکرٹری مال :- محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل ۲- " امور عامہ " " ۳- " دعوۃ و تبلیغ :- مولوی عبد الغنی صاحب کلیرو ۴- " تعلیم و تربیت :- مولوی عبد القادر صاحب ۵- امام الصلوٰۃ " " ۶- سیکرٹری وصایا و اشاعت :- مولوی پیر محمد صاحب
۶	**جماعت احمدیہ اوٹکور - دکن** ۱- پریذیڈنٹ :- سیٹھ محمد علی صاحب ۲- سیکرٹری مال و جنرل سیکرٹری :- مولوی محمد قاسم صاحب ۳- سیکرٹری دعوت و تبلیغ :- مولوی عبد اللطیف صاحب ۴- " تعلیم و تربیت :- مولوی عبد الرحیم صاحب بی۔ اے عثمانیہ
۷	**جماعت احمدیہ رائچور** ۱- پریذیڈنٹ :- مولوی عبد السبحان صاحب ۲- سیکرٹری مال - " ۳- " دعوۃ و تبلیغ :- مولوی عبد السبحان صاحب وکیل ۴- " تعلیم و تربیت :- شیخ محبوب صاحب
۸	جماعت احمدیہ دریوگ - دکن ۱- پریذیڈنٹ :- مولوی محمد ابراہیم صاحب ۲- سیکرٹری مال :- عبد الرحیم صاحب ۳- " دعوۃ و تبلیغ :- عبد الحلیم صاحب ۴- " تعلیم و تربیت :- عبد الکریم صاحب

(ناظر اعلیٰ قادیان)

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے مزید تیس ہزار روپے کی ضرورت

لجنہ اماء اللہ کے دفتر کے لئے جو نہایت شاندار پیمانہ پر ربوہ میں تعمیر ہو رہا ہے مزید تیس ہزار روپے کی ضرورت ہے اس رقم کے جمع کرنے کی اجازت نظارت بیت المال سے لے لی گئی ہے۔ اگر یہ رقم فوراً اکٹھی نہ کی گئی۔ تو عمارت کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہے۔ تمام لجنات اماء اللہ کو چاہیئے۔ کہ جلد از جلد جو رقم ان کے ذمے ڈالی گئی ہے۔ اسے پورا کریں۔ وہ بہنیں جو ایسی جگہوں پر ہیں۔ جہاں لجنہ اماء اللہ قائم نہیں وہ براہ راست اپنا وعدہ اور چندہ سکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نام بھجوائیں۔ یا اگر دفتر محاسب میں بھجوائیں تو ساتھ نوٹ کر دیں۔ کہ یہ دفتر لجنہ اماء اللہ کی رقم ہے۔ امید ہے کہ بہنیں جلد از جلد اس رقم کو جمع کرنے کی کوشش کریں گی۔ تاکہ عمارت کے کام میں حرج واقعہ نہ ہو۔

(جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ)

سومناتھ اور جامع مسجد

دمشق کے دو ممتاز روزنامے "المنار" اور "الحضارہ" نے مسٹر رفیع احمد قدوائی کے اس حالیہ بیان پر کہ جامع مسجد دہلی کی دیکھ بھال یا مرمت کی ذمہ داری حکومت ہندوستان پر نہیں ہے۔ تبصرہ کیا ہے۔

مذکورہ اخبارات لکھتے ہیں:۔

"ہندوستان کی لادینی حکومت سومناتھ کے مندر کی دوبارہ تعمیر میں زبردست دلچسپی لے رہی ہے۔ ۱۱ مئی ۱۹۵۱ء کو خود صدر جمہوریہ ہند نے اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ مسٹر منشی نے جو سومناتھ کے مندر کو اپنی خصوصی ذمہ داری بنائے ہوئے ہیں۔ بتایا کہ "ایک کروڑ روپے جس سے پورے ایک سال تک تیس ہزار آدمیوں کا پیٹ بھر سکتا ہے۔ اس مندر کی تعمیر پر خرچ ہوں گے۔ اس کے علاوہ ہندوستان کی حکومت نے اس مقام پر اسپیشل ریلوے سائڈنگ ریفریشمنٹ روم۔ غسل خانہ۔ ڈاکخانہ اور تار گھر بھی ان یاتریوں کے لئے تعمیر کئے۔ جو کل ہندوستان بنیاد پر ہونے والے پروپیگنڈہ کے باعث سنگ بنیاد رکھے جانے کی رسم انجام پانے کے موقع پر وہاں پہنچے تھے۔ یہ تصویر کا ایک رخ ہے"۔

دوسرا پہلو یہ ہے:۔

دہلی کی جامع مسجد جو مغل شہنشاہ شاہجہان نے تقریباً تین سو سال قبل تعمیر کرائی تھی مغل فن تعمیر کا شاہکار ایک بے مثال حسن رکھنے والی قدیم عمارت ہے اس مسجد کے ایک مینار میں حال ہی میں کچھ شگاف پیدا ہو گئے تھے۔ اس سلسلہ میں ہندوستان کے وزیر رسل و رسائل نے ہندوستان کی پارلیمنٹ میں ۲۰ مئی ۱۹۵۱ء کو یہ بیان دیا کہ دہلی کی جامع مسجد زیر حفاظت عمارت نہیں اور اسکی دیکھ بھال یا مرمت کی ذمہ داری ہندوستان کی حکومت پر نہیں عائد ہوتی۔

پاکستانی شہریوں کا آبادان سے انخلاء نہیں ہوگا

تہران ۹ جولائی:۔ ہز ایکسی لنسی مسٹر غضنفر علیخان سفیر پاکستان متعینہ ایران نے مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے۔ "مجھے اس افواہ کی جانب توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ ایران میں پاکستانی سفارت خانہ آبادان کے تیل صاف کرنے کے کارخانہ میں کام کرنیوالے پاکستانی شہریوں کے انخلاء کے متعلق غور کر رہا ہے۔ مجھے اعتماد ہے کہ تیل کے چشموں اور تیل صاف کرنے کے کارخانہ میں کام کرنیوالے پاکستانی ایسی افواہوں کی بالکل پرواہ نہ کرینگے اور کسی تنازعہ میں پڑے بغیر حسب سابق کام کرتے رہیں گے۔

سیکولرازم اور یونیورسٹی

دہلی کا مشہور اخبار الجمعیتہ ایک حالیہ اشاعت میں مندرجہ بالا عنوان سے رقمطراز ہے کہ:۔

"ہندوستان کی گورنمنٹ یہ مطالبہ کر رہی ہے۔ کہ تعلیمی اداروں کو اس نہج پر لانا چاہیئے۔ کہ ان کے کسی انتظام سے فرقہ پرستی کا مظاہرہ نہ ہو۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔ اگرچہ حکومت کو تو اپنے سیکولرازم کے پیش نظر ہندو یونیورسٹی کے نام پر بھی اعتراض ہے۔ یعنی ایک لامذہبی حکومت میں کسی یونیورسٹی کا نام ہندو اور مسلم کیوں ہو۔ ہر یونیورسٹی کو ہندو اور مسلم کے نام سے پاک ہونا چاہیئے۔ تاکہ تعلیمی اداروں میں ہندو مسلم کا سوال ہی باقی نہ رہے۔ لیکن چونکہ بنارس ہندو یونیورسٹی لفظ "ہندو" کو ساقط کرنے پر راضی نہیں ہوئی۔ اس لئے مسلم یونیورسٹی علیگڑھ پر بھی زور نہیں ڈالا گیا۔ کہ وہ اپنے نام سے لفظ "مسلم" کو ساقط کر دے۔

آگے چل کر اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ مسلم یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد کو "ماحول کے اثرات سے آزاد ہو کر پوری غیر جانبداری کے ساتھ اپنے متعلق یہ فیصلہ کرنا چاہیئے۔ اور اس کے سامنے یہ عذر نہ ہونا چاہیئے۔ کہ چونکہ حکومت یہ چاہتی ہے۔ یا بنارس ہندو یونیورسٹی نے فلاں بات مان لی ہے۔ لہذا ہمیں بھی ان کا ساتھ دینا چاہیئے"۔ الجمعیتہ نے اس سلسلہ میں انہیں آگاہ کیا ہے۔ کہ "بسا اوقات وقت کے تقاضوں سے مجبور ہو کر کوئی فیصلہ کر لیا جاتا ہے۔ مگر بعد میں پشیمان ہونا پڑتا ہے۔ اور دل و دماغ اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیتے ہیں"۔

اس سلسلہ میں سیکولرازم کے مفہوم پر بحث کرتے ہوئے الجمعیتہ نے بہت مدلل نظریہ پیش کیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

"ہمیں اس سلسلہ میں سب سے پہلے سیکولرازم کا مفہوم سمجھ لینا چاہیئے۔ کیونکہ ہم اپنے زاویۂ نگاہ میں جو بھی تبدیلیاں کرتے ہیں وہ سب اس تصور کی پیداوار ہیں۔ اگر ہم نے سیکولرازم کا کوئی ایسا تصور پیدا کر لیا۔ جو درحقیقت اس سے پیدا نہ ہوتا ہو تو پھر ہماری غلطیوں کا کوئی ٹھکانہ نہ رہے گا۔ اور ہم کسی سمت بھی کوئی راست قدم نہ اٹھا سکیں گے۔ سیکولرازم کا چلتا پھرتا مطلب تو یہ ہے کہ حکومت کا کوئی مذہب نہیں لہذا ان تعلیمی اداروں کا بھی کوئی مذہب نہ ہونا چاہیئے۔ جو اس کی امداد سے چلتے ہیں۔ اور جن پر اس کی نگرانی قائم ہے۔ اگر مطلب یہی ہے تو پھر اس نظریہ کا اطلاق تعلیمی اداروں تک ہی کیوں محدود رہے۔ اور ایک قدم آگے بڑھ کر یہ کیوں نہ کہا جائے۔ کہ حکومت کا کوئی مذہب نہیں۔ لہذا ہندوستان کے شہریوں کا بھی کوئی مذہب نہ ہونا چاہیئے۔ مگر یہ مفہوم اس وقت پیدا ہوگا۔ جب حکومت کو انٹی مذہب قرار دیں گے حالانکہ وہ انٹی مذہب یا مذہب کی دشمن اور مخالف نہیں ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر وہ مذہب کی مخالف نہیں تو کیا ہے۔ اس کی تشریح میں رائیں تو مختلف ہو سکتی ہیں۔ مگر سیکولرازم کے پردہ میں حکومت پر مذہب دشمنی کا الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ اگر وہ واقعی مذہب کی دشمن نہیں ہے۔ تو پھر سیکولرازم کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ وہ کسی خاص مذہب سے تعلق نہیں رکھتی اور نہ کسی خاص مذہب کی پاسداری کو جائز سمجھتی ہے۔ بلکہ اس کی نظر میں تمام مذاہب قابل احترام ہیں اور اس کے دائرہ میں ہر مذہب کو زندہ رہنے اور ترقی کرنے کا حق حاصل ہے۔ اگر مطلب یہ ہے۔ تو اس کے نتیجہ میں ہر یونیورسٹی کا فرض بھی یہی ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ہر مذہب کا احترام کرے اور تمام مذاہب کو ایک نظر سے دیکھے۔ اور مذہبی تعلیم کے بارے میں کسی خارجی دباؤ سے متاثر نہ ہو۔ اگر کوئی یونیورسٹی ہندو طلباء کو اسلامی تعلیم پر اور مسلم طلباء کو ہندو دھرم کی تعلیم پر مجبور کرتی ہے۔ تو اس کا یہ احترام سیکولرازم کے خلاف ہوگا۔ اور حکومت اس زبردستی کو برداشت نہیں کرے گی۔ لیکن اگر ہندو یونیورسٹی ہندو طلباء کے لئے ہندو دھرم کی تعلیم کو لازمی قرار دیتی ہے۔ اور مسلم یونیورسٹی کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ مسلمان طلباء کو ضرور اسلامی تعلیم دے گی تو اس کے اس اقدام کو سیکولرازم کے خلاف قرار نہیں دیا جائے۔ کیونکہ جب ملک کا سیکولرازم ہندو مسلمان عیسائی۔ پارسی اور دوسرے مذاہب کا وجود تسلیم کرتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ ان کی مذہبی تعلیم کو تسلیم نہ کرے۔ اور اسے اپنی لامذہبیت کے منافی سمجھے کیونکہ یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے۔ کہ مسلمان اسلامی تعلیم سے بہرہ اندوز ہو۔ اور ہندو ہندو دھرم کی تعلیم حاصل کرے۔ مگر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ مسلمان مسلمان ہو کر اسلامی تعلیم نہ پائے۔ اور ہندو ہندو ہو کر اپنے مذہب سے بیگانہ رہے۔ مذہبی تعلیم ان ہی طلباء کے لئے لازمی ہوگی۔ جو اپنے مذہب کو بھی اپنے لئے لازمی سمجھیں گے۔ البتہ یہ بات نہ ہوگی۔ کہ مسلمان کو ہندو دھرم کی تعلیم زبردستی دی جائے۔ اور ہندو کو اسلامی تعلیم کے لئے مجبور کیا جائے۔۔۔۔۔۔۔ یہ نفس مذہب پر ہی ظلم نہ ہوگا۔ بلکہ اس سیکولرازم کی بھی غلط اور گمراہ کن تعبیر ہوگی جسے ہم اس وقت تک مذہب کے منافی نہیں سمجھتے۔ اور جس کے زیر سایہ آج بھی ہمارا ملک مختلف مذاہب کا گہوارہ بنا ہوا ہے"۔

اعلان نکاح

راجہ محمد اکرم ولد راجہ فضل الٰہی ساکن لاہوریاں کا نکاح حمیدہ بیگم بنت میاں محمد ابراہیم صاحب آف گجرات کے ساتھ مکرمی ملک عبد الرحمن صاحب خادم امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات نے مسجد احمدیہ گجرات میں بعوض تین ہزار روپیہ مہر مورخہ ۲/۵/۵۱ کو بعد از نماز جمعہ پڑھا۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک و بابرکت بنائے۔

(محمد یوسف)

درخواست ہائے دعا

شیخ سبحان علی صاحب گوچھڑوالہ کا لڑکا اسلام احمد عمر ۱۳ سال تین ماہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ اکثر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ محمد علی صاحب چک ۲۳۳ کلیانپور ضلع لائلپور کا لڑکا رشید علی ٹائیفائڈ سے سخت بیمار ہے نیز وہ خود بھی چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ اور مالی کمزوری بھی بہت ہے۔ سید عنایت علی شاہ صاحب چند ہفتوں سے عرق النساء کی تکلیف میں مبتلا ہیں بخار بھی ہو جاتا ہے۔ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب سب بیماروں کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اسٹرلنگ کے انتظام میں دولت مشترکہ کی شرکت کی تجویز

لندن ۱۰ جولائی۔ وزیر خزانہ مسٹر گیٹسکل اس تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ کہ دولت مشترکہ کے ممالک کے نمائندوں کو بنک آف انگلینڈ کے بورڈ میں لے کر اسٹرلنگ کے انتظام میں ان ممالک کو بھی شریک کر لینا چاہیئے۔

اصولاً اس اقدام کے خلاف کوئی بڑا اعتراض نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح اسٹرلنگ کا وقار اور بھی بڑھ جائے گا۔ اور برطانیہ اور اسٹرلنگ علاقہ کے دوسرے ارکان کے درمیان رابطے زیادہ استوار ہو جائیں گے ——— اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ اصل دشواری طریق کار کی ہے دولت مشترکہ کے تمام ارکان کو بنک کے بورڈ میں شامل کرنے سے ارکان کی تعداد میں سات کا اضافہ ہو جائیگا جسے ایک غیر عملی سی بات تصور کیا جاتا ہے اب اس تعداد کو کم کرنے کے طریقوں پر غور کیا جا رہا ہے۔ ایک طریقہ منطقوں کا قیام ہے (اسٹار)

حیدرآباد کے صرافوں کی ہڑتال

حیدرآباد (سندھ) ۱۰ جولائی۔ حیدرآباد صراف ایسوسی ایشن نے بکری ٹیکس کی شرح میں مزید دس فی صدی کے اضافہ پر احتجاجاً جو ہڑتال کر رکھی ہے۔ کل اس کا چھٹا دن تھا۔ ایسوسی ایشن کی رائے ہے کہ بکری ٹیکس میں اضافہ ان کی تجارت کے لئے بہت ہی مضرت رساں ہے اور انہوں نے اسوقت تک ہڑتال جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جب تک کہ ان کے ساتھ انصاف نہ کیا جائے۔ (اسٹار)

مشین سے کپاس کی فصل کاٹی جائیگی

نیویارک ۱۰ جولائی۔ غالباً امریکہ میں ۱۹۵۱ کی کپاس کی فصل ریکارڈ قائم کرنے والی ہو گی اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۲۰ لاکھ گانٹھ سے زیادہ پیداوار ہو گی۔ غالباً اس کی ۲۰ فی صدی یعنی تقریباً ۱۲،۵۰،۰۰۰ گانٹھ مشین سے کاٹی جائے گی۔ ۱۹۴۹ اور ۱۹۵۰ میں مشین سے جتنی سرکاری فصل کاٹی گئی تھی یہ مقدار اس سے دگنی ہے۔

۱۹۴۷ میں جب یہ مشینیں پہلے پہل رائج ہوئی ہیں۔ اس وقت فصل کا صرف ایک فی صدی حصہ ان مشینوں سے کاٹا گیا تھا۔ (اسٹار)

نیویارک میں نیا بین الاقوامی مرکز

نیویارک ۱۰ جولائی۔ نیویارک میں اقوام متحدہ کے صدر دفتر کے بالمقابل بین الاقوامی معاملات سے تعلق رکھنے والے غیر سرکاری اداروں کے لئے ایک "بین الاقوامی مرکز" تعمیر کیا جانے والا ہے۔ اس عمارت کے لئے سرمایہ بین الاقوامی امن کے لئے کارنیجی فنڈ" سے مہیا کیا جائے گا۔ اس فنڈ کے سیکرٹری کا کہنا ہے کہ ۲۶ لاکھ ڈالر کی یہ ۱۱ منزلہ عمارت اقوام متحدہ کی عمارت ہی کی طرز تعمیر پر بنائی جائے گی۔ یہ عمارت ۱۸ مہینوں میں مکمل ہو جائے گی۔ اس کا نقشہ والس ایچ ہیریسن ہی بنا رہے ہیں۔ جو اقوام متحدہ کی عمارتوں کی منصوبہ بندی کے ڈائریکٹر تھے۔ (اسٹار)

کوریا میں متارکۂ جنگ کیلئے اقوام متحدہ کی شرائط

لندن ۱۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ آج کیسونگ میں امید اور احتیاط کی ملی جلی فضا میں کوریا میں متارکۂ جنگ کی جو بات چیت شروع ہونے والی ہے اس میں اقوام متحدہ کی طرف سے کچھ خاص شرائط پیش کی جانے والی ہیں۔

پہلی شرط یعنی غیر فوجی درمیانی منطقہ کے قیام کے متعلق تازہ ترین آثار سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں فریقوں میں اس امر پر اختلاف ہو گا کہ آیا یہ منطقہ (جیسا کہ اتحادی کہتے ہیں) موجودہ محاذ جنگ پر ہی قائم کیا جائے یا (جیسا کہ غالباً اشتراکی اپنے "وقار" کی خاطر اصرار کریں گے) ۳۸ ویں خط متوازی پر قائم کیا جائے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ دونوں طرف کی افواج کا یہ حق تسلیم کر لیا جائے۔ کہ وہ دوسرے فریق کی سرحدوں پر جا کر ہوائی دیکھ بھال کیا کریں معلوم ہوا ہے کہ بقیہ چار نکات کا تعلق سارے جزیرہ نما کی نگرانی کے لئے مبصرین کی جماعتوں کا تقرر۔ قیدیوں کا تبادلہ۔ زخمیوں کی دیکھ بھال اور فریقین کو رسد اور سامان کی فراہمی کی مقدار مقرر کرنے سے ہے ——— اگرچہ تکنیکی طور پر اس کا اعتراف کیا جا رہا ہے کہ ہفتہ کے اندر جنگ بند کی جا سکتی ہے۔ لیکن مغرب میں مذاکرات کے جلد نتیجہ خیز ہونے کی امید نہیں کی جا رہی ہے واشنگٹن کے افسروں کا خیال ہے کہ ممکن ہے مذاکرات کئی ہفتوں تک جاری رہیں۔ اور اشتراکیوں کو بار بار پیونگ یانگ۔ پیکنگ اور ماسکو سے مشورہ طلب کرنا پڑے۔

عالیجناب میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب

کا

زیر ترتیب کتاب "تعارف" کے متعلق ارشاد گرامی

"پنجاب کے باتصویر قومی تذکرہ "تعارف" کی متوقع اشاعت سے مجھے خوشی ہے۔ یقیناً ہماری قومی زبان میں اپنی قسم کی یہ پہلی تالیف ہو گی۔ مجھے پوری امید ہے کہ صوبے کے معززین اور اراکین حکومت ناشران کتاب مذکور کی حسب مقدور حوصلہ افزائی فرما کر اس کار آمد تالیف کو بہتر سے بہتر صورت میں پیش کرنے کا موقعہ دیں گے۔"

دستخط ممتاز محمد خاں دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب

منجانب منیجر فرم حاجی کریم بخش شاہ ولی ناشران کتب ۲۳ انارکلی لاہور

ایران نے بین الاقوامی عدالت سے قطع تعلق کر لیا

طہران ۱۰ جولائی۔ آج ایران نے بالآخر بین الاقوامی عدالت انصاف سے اپنا رشتہ توڑ لیا۔ بین الاقوامی عدالت انصاف نے برطانیہ کی حمایت کر کے ایرانی عوام سے جو ناانصافی کی تھی ایرانی حکومت نے اس کے خلاف بطور احتجاج یہ قدم اٹھایا ہے۔

اس سلسلے میں وزیر خارجہ باقر کاظمی نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹرگوے لی کو ایک تار بھیجا ہے جس میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ایران اپنے تئیں بین الاقوامی عدالت انصاف کے فیصلے کا پابند تصور نہیں کرتا تار میں کہا گیا ہے کہ ایران مستقبل میں عدالت کو تسلیم نہیں کرے گا کیونکہ عدالت پر ایران کو جو اعتماد تھا وہ تیل کے جھگڑے میں اس کے جانبدارانہ فیصلے سے متزلزل ہو گیا ہے۔ وزیر خارجہ ایران نے اپنے تار میں لکھا ہے کہ عدالت نے برطانوی دعاوی کی حمایت کر کے انصاف اور حق آزادی کی توہین کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ عدالت اقوام متحدہ کے میثاق کی خلاف ورزی کی مرتکب ہوئی ہے۔

تجارتی معاہدہ کی پوری پابندی کی گئی

ڈھاکہ ۱۰ جولائی۔ پاکستان کے وزیر تعلیم و تجارت مسٹر فضل الرحمان آج کراچی سے یہاں پہنچے ہوائی اڈہ پر انہوں نے اخباری نامہ نگاروں کو بتایا کہ پاکستان اور ہندوستان کے تجارتی معاہدے کے ماتحت پاکستان نے جو وعدے کئے تھے پاکستان انہیں پورا کر رہا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ پاک و ہند تجارتی معاہدے کے ماتحت پاکستان پٹ سن کی نو لاکھ گانٹھیں ہندوستان بھیج چکا ہے۔ وزیر تجارت کل یہاں سے چٹاگانگ روانہ ہوں گے جہاں وہ بندرگاہ کی توسیع و ترقی کے کام کا جائزہ لیں گے۔

دریائے سندھ میں طغیانی کا خطرہ

سکھر ۱۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ دریائے سندھ میں پانی کی سطح بدستور بلند ہوتی جا رہی ہے جس سے یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ کہیں دریا میں طغیانی ہی نہ آ جائے حکام احتیاطی تدابیر کر رہے ہیں۔

نہر لوئر سوات کی مرمت

پشاور ۱۰ جولائی۔ ہفتہ کے دن ضلع پشاور میں تنگی کے قریب نہر لوئر سوات میں جو شگاف پڑ گیا تھا۔ اس کی مرمت کا کام نہایت تیزی سے جاری ہے۔

راولپنڈی پشاور اور مردان سے پاکستان فوج کے انجینئر تنگی پہنچ گئے ہیں اور شگاف کو بند کرنے کے کام میں فوج کو محکمہ تعمیرات پوری امداد دے رہا ہے۔ نہر کے گرد و نواح میں پھیلے ہوئے کھیتوں کے غرقاب ہو جانے کا کوئی خطرہ نہیں۔